31مارچ1964

از عدالت عظمیٰ

این راگھویندر راؤ

بنام

ڈپٹی کمشنر، ساؤتھ کنارا، منگلور

[پی۔ بی۔ گجیندر گڈکر، سی۔ جے۔، کے۔ این۔ وانچو، جے۔ سی۔ شاہ، این۔ راجگو پالا آیانگر اور ایس۔ ایم۔ سکری، جسٹسز۔]

بنیادی حقوق-مرکزی حکومت کی پیشگی منظوری کے بغیر ریاستی حکومت کی طرف سے تبدیل کردہ سروس کی شرائط-سروس اور انکریمنٹس کے فائدے کا نقصان-"پچھلی منظوری"-کا مطلب-میسور جنرل سروسز ریکروٹمنٹ قاعدہ، 1959 اسٹیٹس ری آرگنائزیشن ایکٹ 1956 (1956 کا 37)، دفعہ 115 (7) ہندوستان کا آئین، آرٹیکل 16 اور 311(2)۔

درخواست گزار کو 1949 میں مدراس منسٹرل سروس رولز کے تحت لوئر ڈویژن کلرک کے طور پر منتخب کیا گیا تھا، اور اسے جنوبی کنارا ضلع میں تعینات کیا گیا تھا۔ انہیں 2 اپریل 1956 کو اپر ڈویژن کلرک کے طور پر ترقی دی گئی اور ان کے مطابق انہیں بہت پہلے ترقی دی جانی چاہیے تھی۔ ریاست کے مطابق، درخواست گزار کو 1955 سے اہلیت کی فہرست میں شامل کرنے پر غور کیا گیا تھا، لیکن اسے منتخب نہیں کیا گیا کیونکہ اسے فٹ نہیں سمجھا گیا تھا۔ ریاست نے اعتراف کیا کہ انہیں 2 اپریل 1956 سے اپر ڈویژن کلرک کے طور پر ترقی دی گئی تھی، لیکن الزام لگایا کہ یہ عارضی بنیاد پر تھا۔ بعد میں انہیں واپس کر دیا گیا اور پھر انہیں عارضی اپر ڈویژن کلرک کے طور پر تعینات کر دیا گیا۔ اگست 1957 میں، درخواست گزار پر غور کیا گیا اور اسے سیریل نمبر 14 پر اہلیت کی فہرست میں شامل کیا گیا۔ اس فہرست کو مدراس اسٹیٹ اور ماتحت خدمات کے قواعد کے مطابق 12 دسمبر 1957 کو

باقاعدہ بنایا گیا تھا، جس کا اطلاق 19 اکتوبر 1957 سے ہوا۔ درخواست گزار کے مطابق اس کے نتیجے میں سروس کے فوائد اور انکریمنٹس کا نقصان ہوا۔ اس دوران، ریاستوں کی تنظیم نو ایکٹ، 1956 کے تحت ریاستوں کی تنظیم نو ہوئی اور جنوبی کنارا ضلع نئے میسور کے پاس چلا گیا اور درخواست گزار کو اسے الاٹ کر دیا گیا۔ 11 مئی 1957 کو حکومت ہند نے تمام ریاستی حکومتوں کو ایک میمورنڈم سے خطاب کیا اور محکمہ جاتی ترقی کے حوالے سے کہا کہ "اس سوال پر بھی غور کیا گیا کہ کیا سفری الاؤنس، نظم و ضبط، کنٹرول، درجہ بندی، اپیل، کنڈکٹ، پروبیشن اور محکمہ جاتی ترقی کے معاملے میں تنظیم نو کی تاریخ سے فوراً پہلے تنظیم نو سے متاثر سرکاری ملازمین پر لاگو قوانین اور شرائط کے سلسلے میں کوئی تحفظ دیا جانا چاہیے۔ حکومت ہند ریاستی نمائندوں کی جانب سے ظاہر کیے گئے اس خیال سے متفق ہے کہ ان شرائط کے معاملے میں کوئی تحفظ فراہم کرنا مناسب نہیں ہوگا۔ درخواست گزار کی جانب سے یہ استدعا کی گئی کہ (1) میسور جنرل سروسز ریکروٹمنٹ رولز، 1959، ریاستی تنظیم نو ایکٹ کی دفعہ 115 (7) کے تحت مرکزی حکومت کی سابقہ منظوری سے نہیں بنائے گئے تھے، اور اس لیے، درخواست گزار پر اس حد تک حکومت نہ کریں جب تک کہ سروس کی شرائط اس کے نقصان کے لیے مختلف ہو چکی ہیں اور (2) کہ مدراس حکومت نے یکم نومبر 1956 سے پہلے مختلف احکامات کے ذریعے درخواست گزار کو آئین کے آرٹیکل 311 (2) اور آرٹیکل 16 کی خلاف ورزی کرتے ہوئے رینک میں کم کر دیا تھا۔

منعقد: (i) اس ترتیب میں جس میں ایکٹ کی دفعہ 115 (7) کی شق رکھی گئی ہے، "پچھلی منظوری" کے اظہار میں مرکزی حکومت کی طرف سے اشارہ کردہ کچھ حدود کے اندر خدمت کی شرائط میں تغیر کی عمومی منظوری شامل ہوگی۔ آئین کا آرٹیکل 309، آئین کی دفعات کے تابع، ریاستی حکومت کو قواعد بنانے کے مکمل اختیارات دیتا ہے۔ ایکٹ کے دفعہ 115 (7) کی شق اس اختیار کو محدود کرتی ہے، لیکن اس حد کو مرکزی حکومت اپنی سابقہ منظوری دے کر ہٹا سکتی ہے۔ ایکٹ کی دفعہ 115 (7) کی شق کا بنیادی مقصد یہ یقینی بنانا تھا کہ مرکزی حکومت کی پیشگی منظوری کے علاوہ سروس کی شرائط کو تبدیل نہیں کیا جانا چاہیے۔ میمورنڈم میں، مرکزی حکومت، مختلف پہلوؤں کا جائزہ لینے کے بعد، اس نتیجے پر پہنچی کہ سفری الاؤنس، نظم و ضبط، کنٹرول، درجہ بندی، اپیل، کنڈکٹ، پروبیشن اور محکمہ جاتی ترقی کے معاملے میں کوئی تحفظ فراہم کرنا مناسب نہیں ہوگا۔ یہ دفعہ 115 (7) کی شق کے اندر سابقہ منظوری کے مترادف ہے۔ اس میمورنڈم کے ذریعے ریاستی حکومتوں کو تمام نئے قوانین کی کاپیاں مرکزی حکومت کو اس کی معلومات کے لیے بھیجنے کی ضرورت تھی۔ لہذا، یہ ماننا ضروری ہے کہ قواعد درست طریقے سے بنائے گئے تھے۔

بوس ورتھ اینڈ کارپوریشن آف گریوسینڈ، [1905] 2 کے بی 426 اور سی کے اپا منا بمقابلہ ریاست میسور، ڈبلیو پی نمبر 88 آف 1962، میں ناقابل اطلاق قرار دیا گیا۔

(ii) درخواست گزار یہ بتانے میں ناکام رہا کہ نئی میسور ریاست کو الاٹ کیے جانے سے پہلے آرٹیکل 16 کس طرح غیر متزلزل تھا۔ ریاست نے اپنے جواب میں زور دے کر کہا تھا کہ شکایت کیے گئے تمام احکامات ہر موقع پر درخواست گزار کی خوبیوں پر غور کرنے کے بعد مجاز حکام کے ذریعے منظور کیے گئے تھے۔ درخواست گزار کی خوبیوں کا فیصلہ کرنا مجاز حکام کا کام تھا۔ لہذا، یہ ماننا ضروری ہے کہ آرٹیکل 16 کی خلاف ورزی ثابت نہیں ہوئی تھی۔

بنیادی حد اختیار: 1963 کی تحریری درخواست نمبر 211۔ بنیادی حقوق کے نفاذ کے لیے ہندوستان کے آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت درخواست۔

درخواست گزار کی طرف سے آر کے گرگ۔

جواب دہندگان کی طرف سے سی۔ کے۔ ڈیفٹری، اٹارنی جنرل، بی۔ آر۔ ایل۔ آئینگر اور بی۔ آر۔ جی۔ کے۔ اچار۔

31 مارچ 1964۔ عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

سکری۔ جے۔ - یہ آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت آئین کے آرٹیکل 14، 16 اور 19 کے تحت درخواست گزار کے بنیادی حقوق کو نافذ کرنے کے لیے ایک عرضی ہے۔ اگرچہ درخواست میں مختلف نکات اٹھائے گئے ہیں، لیکن ہمارے سامنے درخواست گزار کی جانب سے مسٹر گرگ نے صرف دو نکات پر بحث کی ہے۔ ہم مسٹر گرگ کے مشکور ہیں، جنہوں نے امیکس کیوری کے طور پر دلیل دی ہے کہ انہوں نے جو مدد کی ہے اس کے لیے۔ دونوں نکات کو اس طرح وضع کیا جا سکتا ہے:

(1) کہ میسور جنرل سروسز (ریونیو ماتحت برانچ) بھرتی کے قواعد، 1959، ریاستی تنظیم نو ایکٹ کی دفعہ 115 (7) کے تحت مرکزی حکومت کی سابقہ منظوری سے نہیں بنائے گئے تھے، اور اس وجہ سے، درخواست گزار پر حکومت نہیں کرتے ہیں

کیونکہ خدمت کی شرائط اس کے نقصان کے لیے مختلف ہیں۔

(2) کہ مدراس حکومت نے، یکم نومبر 1956 سے پہلے، مختلف احکامات کے ذریعے، آئین کے آرٹیکل 311(2) اورآرٹیکل 16 کی خلاف ورزی کرتے ہوئے درخواست گزار کے عہدے کو کم کردیا تھا۔

ہمیں مخاطب کیے گئے دلائل کی تعریف کرنے کے لیے چند حقائق دینا ضروری ہے۔ درخواست گزار کو مدراس پبلک سروس کمیشن نے 1949 میں مدراس منسٹرل سروس رولز کے تحت لوئر ڈویژن کلرک کے طور پر منتخب کیا تھا، اور اسے محکمہ ریونیو میں الاٹ کیا گیا تھا اور جنوبی کنارا ضلع میں تعینات کیا گیا تھا۔ انہیں 2 اپریل 1956 کو اپر ڈویژن کلرک کے طور پر ترقی دی گئی۔ درخواست گزار کے مطابق انہیں بہت پہلے ترقی دی جانی چاہیے تھی کیونکہ انہوں نے شاندار اور قابل قدر خدمات انجام دی تھیں۔ ریاست کے مطابق، درخواست گزار کو 1955 سے اہلیت کی فہرست میں شامل کرنے پر غور کیا گیا تھا، لیکن اسے منتخب نہیں کیا گیا کیونکہ اسے فٹ نہیں سمجھا گیا تھا۔ ریاست تسلیم کرتی ہے کہ انہیں 2 اپریل 1956 سے اپر ڈویژن کلرک کے طور پر ترقی دی گئی تھی، لیکن ان کا الزام ہے کہ یہ عارضی بنیاد پر تھا۔ بعد میں انہیں واپس کر دیا گیا اور پھر انہیں عارضی اپر ڈویژن کلرک کے طور پر تعینات کر دیا گیا۔ اگست 1957 میں، درخواست گزار پر غور کیا گیا اور اسے سیریل نمبر 14 پر اہلیت کی فہرست میں شامل کیا گیا۔ اس فہرست کو 12 دسمبر 1957 کو مدراس اسٹیٹ اینڈ ماتحت سروس رولز کے قواعد 39 (ای) اور 35 کے مطابق 19 اکتوبر 1957 سے باقاعدہ بنایا گیا تھا۔ درخواست گزار کے مطابق اس کے نتیجے میں سروس اور انکریمنٹ کے فوائد کا نقصان ہوا۔

اس دوران، ریاستی تنظیم نو ایکٹ (1956 کا XXXVII) کے تحت ریاستوں کی تنظیم نو ہوئی، جنوبی کنارا ضلع، سوائے کاسرگوڈ تعلقہ کے، نئی میسور ریاست میں چلا گیا اور درخواست گزار کو اسے مختص کر دیا گیا۔ 11 مئی 1957 کو حکومت ہند نے ایک یادداشت (نمبر۔ ایس۔ او۔ ایس۔ آر۔ ڈی۔ آئی۔ اے۔ پی۔ ایم۔ 57) تمام ریاستی حکومتوں کو۔ بڑے پیمانے پر، مرکزی حکومت نے کہا کہ خدمت کی کچھ شرائط کا تحفظ کیا جانا چاہیے، مثال کے طور پر، مستقل ملازمین کی خاطر خواہ تنخواہ، مخصوص قسم کی خصوصی تنخواہ، چھٹی کے قواعد جب تک کہ سرکاری ملازم چھٹی کے نئے قوانین وغیرہ کا انتخاب نہ کرے۔ لیکن محکمہ جاتی ترقی کے حوالے سے اس نے کہا کہ "اس سوال پر بھی غور کیا گیا کہ کیا سفری الاؤنس، نظم وضبط، کنٹرول، درجہ بندی، اپیل، طرز عمل، جانچ پڑتال اور محکمہ جاتی ترقی کے معاملے میں تنظیم نو کی تاریخ سے فوراً پہلے تنظیم نو سے متاثر سرکاری ملازمین کو لاگو قوانین اور

شرائط کے سلسلے میں کوئی تحفظ دیا جانا چاہیے۔حکومت ہند ریاستی نمائندوں کی جانب سے اس رائے سے اتفاق کرتی ہے کہ ان شرائط کے معاملے میں کوئی تحفظ فراہم کرنا مناسب نہیں ہوگا۔لہذا، اس میمورنڈم سے یہ واضح ہوتا ہے کہ مرکزی حکومت نے ریاستی حکومت کو بتایا تھا کہ اگر وہ چاہیں تو میمورنڈم میں بتائے گئے سروس کے قوانین کو تبدیل کر سکتے ہیں۔لیکن مسٹر گرگ کا استدلال ہے کہ اس کے باوجود یہ میسور جنرل سروسز (ریونیو ماتحت برانچ) بھرتی کے قواعد، 1959 کی تشکیل کے لیے ریاستی تنظیم نو ایکٹ کی دفعہ 115 (7) کے اندر سابقہ منظوری کے مترادف نہیں ہے۔پھر دفعہ 115 (7) کی شق میں "پچھلی منظوری" کے اظہار کا صحیح معنی کیا ہے۔دفعہ 115 کی ذیلی دفعہ (7) میں کہا گیا ہے کہ:

"(7) اس سیکشن کی کوئی بھی چیز مقررہ دن کے بعد یونین یا کسی ریاست کے امور کے سلسلے میں خدمات انجام دینے والے افراد کی خدمت کی شرائط کے تعین کے سلسلے میں آئین کے حصہ XIV کے باب I کے پرووِیژن کے عمل کو متاثر نہیں کرے گی۔

بشرطیکہ ذیلی دفعہ (2) کی ذیلی دفعہ (1) میں مذکور کسی شخص کے معاملے میں مقررہ دن سے فوراً پہلے لاگو سروس کی شرائط مرکزی حکومت کی سابقہ منظوری کے علاوہ اس کے نقصان کے لیے تبدیل نہیں ہوں گی۔

اس ذیلی دفعہ کا اثر، دیگر باتوں کے ساتھ ساتھ، آئین کے آرٹیکل 309 کے تحت قواعد بنانے کے ریاست کے اختیار کو برقرار رکھنا ہے، لیکن شرط اس اختیار کے استعمال پر ایک حد عائد کرتی ہے، اور حد یہ ہے کہ ریاست یکم نومبر 1956 سے فوراً پہلے لاگو سروس کی شرائط کو دفعہ 115 کے ذیلی حصوں (1) اور (2) میں مذکور افراد کے نقصان کے لیے تبدیل نہیں کر سکتی۔یہ متنازعہ نہیں ہے کہ درخواست گزاران افراد میں سے ایک ہے۔

مسٹر گرگ نے پیش کیا ہے کہ حقیقت یہ ہے کہ میسور جنرل سروسز (ریونیو ماتحت برانچ) بھرتی کے قواعد، 1959، جیسا کہ بنائے گئے تھے، مرکزی حکومت کو منظوری کے لیے نہیں بھیجے گئے تھے، اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ پچھلی منظوری حاصل نہیں کی گئی ہے۔ان کا کہنا ہے کہ یہ یادداشت منظوری نہیں بلکہ مرکزی حکومت کے اختیارات کا ترک کرنا ہے۔اس سلسلے میں وہ ان ری بوس ورتھ اور کارپوریشن آف گریوسینڈ () کے معاملے میں کورٹ آف اپیل کے فیصلے پر انحصار کرتا ہے، لیکن اس فیصلے کا زیر بحث نقطہ پر کوئی اثر نہیں ہے۔بریل ایکٹ، 1853 کی دفعات کے تحت کونسل میں ایک حکم دیا گیا تھا، جس کے تحت یہ حکم دیا گیا تھا

کہ ملکہ کے پرنسپل سکریٹریوں میں سے ایک کی سابقہ منظوری کے بغیر، قبر میں (دیگر مقامات کے درمیان) کوئی نیا قبرستان نہیں کھولا جائے گا۔موجودہ قبرستان میں اضافی زمین شامل کرنے کے لیے سیکرٹری آف اسٹیٹ سے اجازت طلب کی گئی تھی۔ سیکرٹری آف اسٹیٹ نے جواب دیا کہ تجویز کردہ اضافے کے لیےان کی منظوری کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ وہ جواب ہے جس کی خصوصیت کولنز، ایم آر نے دائرہ اختیار کو ترک کرنے کے طور پر کی تھی۔ ہم اس بات کی تعریف نہیں کر سکتے کہ یہ دفعہ 115 (7) کی شق کی تشریح کرنے میں ہماری کس طرح مدد کرتا ہے۔ انہوں نے مزید سی کے اپنا بمقابلہ ریاست میسور (1) میں میسور کی ہائی کورٹ کے غیر رپورٹ شدہ فیصلے پر انحصار کیا، لیکن یہ گورنمنٹ پلیڈر کی طرف سے دی گئی رعایت پر آگے بڑھتا ہے اور درخواست گزار کے کیس کو آگے نہیں بڑھاتا ہے۔ ہماری رائے میں، اس ترتیب میں جس میں دفعہ 115 (7) کی شرط رکھی گئی ہے، " پچھلی منظوری" کے اظہار میں مرکزی حکومت کی طرف سے اشارہ کردہ کچھ حدود کے اندر خدمت کی شرائط میں تغیر کی عمومی منظوری شامل ہوگی۔ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ آئین کا آرٹیکل 309، آئین کی دفعات کے تابع، ریاستی حکومت کو قواعد بنانے کے مکمل اختیارات دیتا ہے۔ دفعہ 115 (7) کی شق اس اختیار کو محدود کرتی ہے، لیکن اس حد کو مرکزی حکومت اپنی سابقہ منظوری دے کر ہٹا سکتی ہے۔ اس تناظر میں، ہم سمجھتے ہیں کہ پارلیمنٹ کا یہ ارادہ نہیں ہوسکتا تھا کہ مرکزی حکومت ریاستوں کے ذریعے بنائے گئے سروس رولز کی باریک بینی سے جانچ کرے۔ شرائط ریاست سے ریاست میں مختلف ہوتی ہیں اور تفصیلات ہر ریاست کو اپنی ضروریات کے مطابق پر کرنی ہوتی ہیں۔ ایکٹ کے سیکشن 115 (7) کے التزام کا بنیادی مقصد یہ یقینی بنانا تھا کہ سروس کی شرائط کو مرکزی حکومت کی پیشگی منظوری کے علاوہ تبدیل نہیں کیا جانا چاہیے۔ دوسرے لفظوں میں، سروس کی شرائط کو تبدیل کرنے سے پہلے، ریاستی حکومتوں کو مرکزی حکومت کی رضامندی حاصل کرنی چاہیے۔ مذکورہ میمورنڈم میں، مرکزی حکومت، مختلف پہلوؤں کا جائزہ لینے کے بعد، اس نتیجے پر پہنچی کہ سفری الاؤنس، نظم وضبط، کنٹرول، درجہ بندی، اپیل، کنڈکٹ، پروبیشن اور محکمہ جاتی ترقی کے معاملے میں کوئی تحفظ فراہم کرنا مناسب نہیں ہوگا۔ ہماری رائے میں، یہ دفعہ 115 (7) کی شق کے اندر سابقہ منظوری کے مترادف ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس یادداشت کے ذریعے ریاستی حکومتوں کو تمام نئے قوانین کی کاپیاں مرکزی حکومت کو اس کی معلومات کے لیے بھیجنے کی ضرورت تھی۔ لہذا، ہماری رائے میں، درخواست گزار کے معروف وکیل کی پہلی دلیل میں کوئی طاقت نہیں ہے، اور ہم یہ مانتے ہیں کہ قواعد درست طریقے سے بنائے گئے تھے۔

درخواست گزار کی طرف سے لیے گئے دوسرے نکتے کے حوالے سے اس کی راہ میں دو ابتدائی رکاوٹیں ہیں۔ سب سے پہلے، ریاست مدراس کو اس عرضی میں فریق نہیں بنایا گیا ہے۔ دوسرا، جب وہ ریاست مدراس کے تحت خدمات انجام دے رہے تھے تو انہوں نے کبھی بھی ان نکات کو نہیں اٹھایا۔ اس مرحلے پر احکامات کو چیلنج کرنا مشکل ہے، جو اگر کالعدم قرار دیے جاتے ہیں تو

اس سے دیگر سرکاری ملازمین کے حقوق متاثر ہوں گے جو اس درخواست میں فریق نہیں ہیں۔ کسی بھی صورت میں، درخواست گزار یہ ظاہر نہیں کر سکا ہے کہ نئی میسور ریاست کو الاٹ کیے جانے سے پہلے آرٹیکل 16 کی خلاف ورزی کیسے کی گئی تھی۔ ریاست نے اپنے جواب میں زور دے کر کہا ہے کہ شکایت کیے گئے تمام احکامات ہر موقع پر درخواست گزار کی خوبیوں پر غور کرنے کے بعد مجاز حکام کے ذریعے منظور کیے گئے تھے۔ درخواست گزار کی خوبیوں کا فیصلہ کرنا مجاز حکام کا کام تھا۔ ہمیں اس دلیل میں کوئی قوت نہیں ملتی ہے اور ہمارا ماننا ہے کہ آرٹیکل 16 کی کوئی خلاف ورزی ثابت نہیں ہوئی ہے۔

اس کے مطابق، نتیجے میں، درخواست ناکام ہو جاتی ہے۔ مقدمے کے حالات میں ہم حکم دیتے ہیں کہ فریقین اس عدالت میں اپنے اخراجات خود برداشت کریں گے۔

درخواست مسترد کر دی گئی۔

Meraj U Din Sofi
2024.05.09 16:23
I am the author of this document